بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔

بدر

انی مع الافواج آتیک بغتۃ

دوا میں شفا میں غرض دار الامان میں	بدر جسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹	چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی
سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۱	۲۶ ربیع الاول ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیات والسلام۔ جمعرات یکم جون ۱۹۰۵ء	سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۹
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ۔	ریحان منتظر خوش باش کامد دلستان

قیمت سالانہ

قیمت خاص معاونین خود بخود ۵ روپے سالانہ عطا کرتے ہیں۔ عام قیمت ۲ ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں۔ وہ بخوشی قبول کیا جائے گا

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر قادیان۔ اور خط و کتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفے مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکرش مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارش کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں روشن کتاب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے۔ دویم یہ کہ جھوٹ اور زنا کاری اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت انکا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوئم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنا دیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

خدا کی تازہ وحی

۲۹ مئی ۱۹۰۵ء

يَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ وَيَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۔ یہ الہام کوئی ۲۵ سال کے بعد پھر ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے کسی زبردست اظہار کا پھر کوئی وقت قریب ہے۔

۳۰ مئی ۱۹۰۵ء

صَلٰوةُ الْعَرْشِ إِلَى الْفَرْشِ یعنی رحمت الٰہی جو نیچے ہے اسکی کیفیت یہ ہے کہ وہ عرش سے لیکر فرش تک ہے ۔ فرمایا اسمیں کمی کیفی مبالغہ ہے گویا اللہ تعالیٰ کی رحمت نے فضا کو بھر دیا یہ الہام آئندہ بشارت پر دلالت کرتا ہے۔ یہ لفظی نہیں بلکہ عملی رنگ میں ظاہر ہونیوالا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب وہ کسی پر خوش ہوتا ہے تو عملی رنگ میں اسکا اظہار دنیا پر کرتا ہے۔

حضرت کے گھر میں بیمار تھیں اور سخت تکلیف تھی۔ کئی دوائیاں کیں کچھ فائدہ نہ ہوا آخر آپ دعا میں مشغول ہو الہام ہوا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ تحقیق میرے ساتھ میرا رب ہے مجھے راہ دکھائیگا اور کامیاب کریگا چنانچہ دو منٹ ابھی گذرے تھے کہ خدا نے مرض کی حقیقت کھولدی مرض نہایت تکلیف دہ تپ تھا ساتھ اسکے اور عوارض تھے صبح کیوقت خواب میں کسی نے بلند آواز سے کہا کہ تپ ٹوٹ گیا اور آثار صحت ظاہر ہوئے فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

۱ یا ۲ جون ۱۹۰۵ء

يُنْجِي النَّاسَ مِنَ الْأَمْرَاضِ ۔ امراض سے لوگوں کو نجات دیتا ہے اور دیگا ۔ فرمایا یہ میری طرف اشارہ تھا کہ بہتوں کو میرے ذریعہ سے امراض خطرناک سے نجات ہوگی

ڈائری

القول الطیب

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی والدہ یہاں آئی ہوئی ہیں انھوں نے اپنی والدہ کی پیری اور ضعف کا اور انکی خدمت کا جو وہ کرتے ہیں ذکر کیا۔ حضرت نے فرمایا والدین کی خدمت ایک بڑا بھاری عمل ہے ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گذر گیا پر اُسکے گناہ نہ بخشے گئے اور دوسرا وہ جسنے والدین کو پایا اور والدین گذر گئے اور اُسکے گناہ نہ بخشے گئے۔ والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اُسکے تمام ہم و غم والدین اُٹھاتے ہیں جب انسان خود دنیوی امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں والدہ کو مقدم رکھا ہے کیونکہ والدہ بچہ کے واسطے بہت دکھ اُٹھاتی ہے کیسی ہی متعدی بیماری بچہ کو ہو جیسے چیچک ہو ہیضہ ہو طاعون ہو ماں اسکو چھوڑ نہیں سکتی۔ ہماری لڑکی کو ایک دفعہ ہیضہ ہو گیا تھا ہمارے گھر سے اُسکی تمام قے وغیرہ اپنے ہاتھ پر لیتی تھیں اسب تکالیف میں بچہ کی شریک ہوتی ہے یہ طبعی محبت ہے جس کے ساتھ کوئی دوسری محبت مقابلہ نہیں کر سکتی۔ خدا تعالیٰ نے اسی کیطرف قرآن شریف میں اشارہ کیا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى ادنیٰ درجہ عدل کا ہوتا ہے جتنا لے اتنا دے اس سے ترقی کرے تو احسان کا درجہ ہے ۔ جتنا لے وہ بھی دے اور اُس سے بڑھ کر بھی دے سب سے اس سے بڑھ کر ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے یعنی دوسروں کے ساتھ اسطرح نیکی کرے جسطرح ماں بچہ کے ساتھ بغیر نیت کسی معاوضہ کے طبعی طور پر محبت کرتی ہے قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل اللہ ترقی کرکے ایسی محبت کو حاصل کر سکتے ہیں۔ انسان کا ظرف چھوٹا نہیں۔ خدا کے فضل سے یہ باتیں حاصل ہو جاتی ہیں بلکہ یہ وسعت اخلاق کے لوازمات میں سے ہے۔ میں تو قائل ہوں کہ اہل اللہ یہانتک ترقی کرتے ہیں کہ مادری محبت کے اندازہ سے بھی بڑھ کر انسانوں کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

ایک بڑھیا کا ذکر ہے کہ حضرت ابو بکر کی وفات کے روز بغیر اسکے کہ اُسکو کسی نے خبر دی ہو خود بخود کہنے لگی کہ آج ابو بکر مر گیا ہے لوگوں نے پوچھا کہ تجھکو کسطرح معلوم ہوا اُس نے کہا کہ ہر روز مجھکو آپ حلوہ کھلایا کرتے تھے اور وہ وعدہ میں تخلف کرنیوالے ہرگز نہ تھے چونکہ آج وہ حلوہ کھلانے نہیں آئے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں ورنہ وہ ضرور مجھے حلوہ کھلانے آج بھی آتے ۔ دیکھو اخلاقی حالت کہانتک وسعت کر سکتی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے ان اخلاق پر دوسرے لوگ قادر نہیں ہو سکتے ۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مجرم پکڑا ہوا آیا کہ وہ آپ ہی رعب سے کانپتا تھا آپ نے فرمایا تو کیوں اتنا ڈرتا ہے میں تو ایک بڑھیا کا بیٹا ہوں ۔ معمولی انسانوں کے یہ اخلاق نہیں ہوتے ۔ عرب کی قوم کئی پشتوں تک کینہ رکھنے والی تھی۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ان پر غلبہ پایا تو باوجود سقدر دکھوں کے جو ان سے اُٹھایا تھا سب کو معاف کر دیا ۔ دنیوی حکومت رحم نہیں کر سکتی ۔ انگریزوں نے باغیوں کو کسطرح پھانسی دیا اور قتل کیا تھا مگر آنحضرت نے اپنے سب باغیوں کو یکدفعہ معاف کر دیا کسی نبی کو ایسی پوری کامیابی نہیں ہوئی جیسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی ۔ حضرت موسیٰ اپنے وعدہ کی زمین تک نہ پہنچ سکے اور راستہ میں ہی فوت ہو گئے اور انکی ساتھیوں نے کہا کہ اے موسیٰ تو اور تیرا خدا مل کر دونوں لڑائیں سے جا کر لڑو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں مگر آنحضرت کے اصحاب نے کہا کہ ہم تیرے ساتھ چلیں گے اگرچہ سمندر میں گر پڑیں اور نسل کیے جائیں۔ قاعدہ ہے کہ نبی کا پرتوہ اُمت پر بھی پڑتا ہے جیسا استاد کامل ہوتا ہے ایسے ہی شاگرد بھی بنتے ہیں جیسے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شجاعت اقبال و اعمال اور کامیابی کی نظیر نہیں ویسے ہی صحابہ کی بھی نظیر نہیں صحابہ باوجود قلیل ہونیکے جدھر جاتے فتح پاتے صحابہ ایسے تھے جیسے کسی برتن کو بہت دھو کر بالکل صاف اور ستھرا کر دیا جاتا ہے اور اُنمیں کسی قسم کی آلائش کا شائبہ نہیں رہتا انکی ایسی محنت اور اخلاص تھا تو خدا نے پھر بدلہ بھی ایسا دیا۔ حضرت ابو بکر کو آنحضرت کا خلیفہ بنایا ۔ اسجگہ شیعوں نے بڑی غلطی کھائی ہے کہ خلافت کا حق حضرت علی کو تھا۔ بد قسمت نہیں دیکھتے کہ خدا نے کیا فیصلہ کیا جو وقت وعدوں کے پورا ہونیکا تھا اُسوقت خدا نے ایک منافق اور اہلبیت کے دشمن کو کیوں گدی پر بٹھا دیا۔ میں جانتا ہوں کہ اس قوم نے بھی عیسائیوں کیطرح ایک غلو کیا ہے اور اس غلو کا باعث اصلی نامرادی ہے جو ابتدا میں حاصل ہوئی۔ جو لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ یسوع کو ظاہری بادشاہت حاصل ہوگی انکو جب اسمعاملہ میں ناکامی حاصل ہوئی تو انھوں نے یسوع کی صفت میں غلو کرکے یسوع کو خدا ہی بنا دیا۔ ایسا ہی قوم شیعہ نے بھی حضرت علی کو وہ درجہ دیتے ہیں جو خدا نے نہ چاہا کہ انکو دے۔ خدا کا کلمعاملہ ہر ایک کے ساتھ اُسکے دل کی حالت کے مطابق ہوتا ہے اگر ان پاس اور ایمان ہوتا تو ایسی بات ہونے کیا اُسوقت خدا کمزور تھا اور وہ بدل نہ سکتا تھا یا خدا ایسی بازی تھا حضرت ابو بکر کو طاقتور دیکھ کر خاموش رہا۔

انصار بدر

حکیم مولوی محمد صدیق صاحب مورد ضلع حیدرآباد سندہ سے تحریر فرماتے ہیں ۔ میں حتی المقدور انشاء اللہ توسیع اشاعت میں بڑی کوشش کرونگا آپ دعا فرماویں کہ صنعت مجھے کامیاب کرے آج سے میرے نام بدر جاری فرماویں۔

اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر دے اور ناصران دین میں بنائے اور اس ارادہ میں کامیاب کرے۔ آمین۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کے

درس قرآن

سے نوٹس مختصر

[illegible] ۱ - طٰہٰ یہ ایک عربی لفظ ہے اور [illegible] عربی زبان میں [illegible] کہتے ہیں جو کسی چیز کا بڑا [illegible] اپنی مراد کے پورا ہونے پر پورا [illegible] جو اُسکے راز سے واقف نہیں [illegible] سمجھتے ہیں - ہندی میں کہ اگر [illegible] کام کا تو لگا ہوا ہے لفظ تو غالباً بھی [illegible] ہے -

مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى - قرآن تجھپر [illegible] کیا کہ تو کبھی ناکام ہو جاوے [illegible] ہوگی - یہ [illegible] ہے [illegible] چار [illegible] ہوا تھا - مسلمانوں کی ایک تھوڑی سی [illegible] اُٹھاتی تھی - [illegible] نزدیک سلسلہ بہت جلد [illegible] ہو جاوے الا مخفا - اور بظاہر کوئی [illegible] اسلام اور اسلامیوں کی ترقی [illegible] کی امید ہو سکتی تھی - لیکن ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے پیشگوئی کے رنگ میں ایک سچی تشفی اور پورا ہونیوالا وعدہ عطا فرمایا [illegible] محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) توحید الٰہی [illegible] دنیا میں قائم کرنے اور مخلوق الٰہی کی اصلاح کرنے میں [illegible] اسقدر جوش میں ہے کہ تیرا نام [illegible] رکھا جائے تو درست ہے - دنیا [illegible] کہ تو فنا ہو جاوے گا اور تیرا سلسلہ نابود ہو جاوے گا مگر تو تسلی رکھ - تجھپر ایک ایسی چیز نازل کی ہے یعنی قرآن [illegible] حامل کبھی ناکام نہیں ہو سکتا

اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى بلکہ یہ ایک نصیحت ہے اُسکے واسطے جو ڈرتا ہے - کیا معنے - یہ ایک ہی کتاب ہے جو کھلے کھلے الفاظ میں اپنے مطالب کو ظاہر کرتی ہے اور اسمیں اس قسم کے [illegible] ہیں کہ ہر ایک شخص جو دور اندیشی کے ساتھ آغاز و انجام [illegible] سے بچنے کی راہ ڈھونڈنا چاہتا ہے اُسکو یہ راہ اس قرآن شریف کے ذریعہ سے ضرور ملجاتی ہے اور وہ ہلاکت اور تباہی سے [illegible] میں بچتا [illegible] کامیابی کا [illegible]

تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى

اُتارا ہوا ہے اُسکی طرف سے جسنے زمین کو پیدا کیا اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا - کیا معنی - یہ دستور العمل روح اور جسم کے واسطے خود اُس نے بنایا ہے جس نے اس روح اور جسم کو بنایا ہے اور اُس زمین کو بنایا ہے جسکے اوپر ہم رہتے ہیں اور اُس آسمان کو بنایا ہے جسکا تعلق [illegible] زمین کے رہنے والوں کے ساتھ ہے - پس جو ذات ہماری فطرت اور بناوٹ سے ایسی آگاہ ہے اُسکا بنایا ہوا دستور العمل ہمارے واسطے ایسا ہے کہ بغیر اُسپر چلنے کے ہماری واسطے کامیابی کی کوئی راہ نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے - وہی ہماری فطرتوں کو خوب جانتا ہے کیونکہ وہ ہمارا خالق ہے اور ہر شے جس سے ہمارا واسطہ پڑتا ہے اُسکا بھی خالق ہے - اگر یہ کتاب ایک ایسی ذات کی بنائی ہوئی تھی جو نہ ہماری روح کا خالق ہوتا اور نہ اُس مادہ کا خالق ہوتا جو ہمارے اردگرد ہے تو بیشک شبہ پڑتا ہے کہ وہ جو ہماری حقیقت بناوٹ سے آگاہ نہیں اُسکا کہنا ہمارے لیے قابل تشفی نہیں ہو سکتا -

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى - وہ رحمٰن ہے اور العرش پر پورا قرار پکڑے ہوئے ہے - رحمٰن ہے - ایسا نہیں کہ تمھاری طاقت سے بڑھ کر تمپر کوئی بوجھ ڈالے بغیر تمھارے اعمال کے بھی تمپر رحم کرنیوالا اور بیشمار نعمتیں عطا کرنے والا ہے -

(حضرت امام الزمان فرمایا کرتے ہیں کہ عرش ایک خاص تجلی گاہ الٰہی ہے جسکے ذریعہ جہانوں تک فیضان پہونچتا ہے اور یہی ایک شان اور صفت کا نام ہے) اسواسطہ شاہی مجلس کو بھی عرش کہتے ہیں

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى اُسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ مٹی کے نیچے ہے - سب چیزیں اُسکی بنائی ہوئی اور اُسکی حکومت کے نیچے ہیں - اسی لیے وہی بہتر جانتا ہے کہ کونسا طریقہ انسان کے واسطے مفید ہوگا اور کونسا غیر مفید - پس اُسی کی کتاب ہدایت کا موجب ہو سکتی ہے اور جو اُس سے منہ موڑیگا وہ ہر ایک معاملہ میں جو زمین و آسمان کے درمیان کسی شے کے ساتھ کریگا دکھ اُٹھائیگا اور اُسکا انجام کبھی بخیر نہ ہوگا -

تعبیر الرویا

بابو نور الدین صاحب کلرک ڈاکخانہ گوجرانوالہ [illegible] نے ایک خواب مرحوم کا تحریر کرتے ہیں کہ میں نے رویا دیکھا کہ ایک وسیع بازار یا میدان ہے وہاں ایک تخت پر حضرت اقدس شاہانہ لباس پہنے ہوئے کھڑے ہیں اور سر پر تاج شاہی بھی معلوم ہوتا ہے اور جہانتک یاد پڑتا ہے شاید حضرت اقدس نے سبز عینک لگائی ہوئی تھی غالباً وعظ فرما رہے تھے اور یہ عاجز بہت سے مجمع کے وہاں پیچھے کھڑا تھا کسی دوسرے سے کہتا ہوں کہ کیا ایسے شخص کی صداقت میں کبھی شک ہو سکتا ہے غالباً وہ مجمع آیندہ زلزلہ کے بعد کا کوئی موقعہ کا تھا ؛

اسکی تعبیر یہ ہے کہ خدا کا نشان جس کے متعلق پیشگوئی ہے پورا ہوگا اور اس دلیل میں حضرت امام الزمان کو فتح حاصل ہوگی جبکہ لوگ مان جائینگے کہ بیشک خدا ہے - اتنا یاد رکھنا چاہیے کہ عالم رویا میں جو بادشاہت یا تاج ہے اُس سے ظاہری بادشاہت اور تاج نہیں ہوتا کیونکہ ظاہری بادشاہت میں تو کفار اور ظالم بادشاہ بھی داخل ہیں خدا اپنے بندوں کو جو آسمانی سلطنت عطا کرتا ہے اُسکے مقابلہ میں یہ دنیوی سلطنتیں اور حکومتیں کیا شے ہیں خدا کے بندے تو انکی خواہش کرنا ایک گناہ سمجھتے ہیں

گرجا بیماریوں کا گھر

عیسائیوں میں ایک مذہبی رسم چلی آتی ہے کہ ایک پیالہ میں شراب اور روٹی ڈالکر بعد نماز تمام نمازیوں پر تقسیم کیجاتی ہے اور وہ شراب مسیح یسوع کا خون اور وہ روٹی مسیح کا گوشت بعینہ حقیقتاً یا صرف مجازاً مانا اور یقین کیا جاتا ہے ہر گرجا میں ہمیشہ خداوند کا گوشت اور خون کھایا پیا جاتا ہے لیکن اب ڈاکٹروں نے تحقیقات کی ہے کہ یہ رسم بیماریاں پیدا کرتی ہے - عیسائیوں کے ماہواری میگزین ترقی میں لکھا ہے کہ ڈاکٹران روبکی اور [illegible] صاحبان نے تجربہ سے معلوم کر لیا کہ ایک ہی پیالہ میں عشائے ربانی کی شراب بہت سے آدمیوں کو پلانے سے ساری امراض ایک شخص سے دوسرے میں منتقل ہو جاتے ہیں اگرچہ رومال سے پیالہ کا کنارہ پونچھ دیا جاتا ہے لیکن اسپر بھی اجرام خود شراب کے اندر داخل ہو جاتے ہیں اسی قسم کی شراب کو پچکاری کے ذریعہ دس خرگوشوں کے جسم کے اندر داخل کیا گیا تو ان میں ۸ خرگوش مرض دق میں مبتلا ہو کر مر گئے - اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرض دق یا دیگر سارے امراض جنکا باعث اجرام ہوتے ہیں عشائے ربانی کے پیالہ میں اسکی شراب کے ذریعہ ایک شخص سے دوسرے میں منتقل ہو جاتے ہیں ؛

مغربی دنیا میں تثلیث کے دشمن

لالہ رگھوناتھ سہائے صاحب۔ بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر یونین اکیڈمی لاہور نے یورپ و امریکہ کے فرقہ موحدین کے چند ایک رسالوں کا ترجمہ کر کے خوشخط عمدہ کاغذ پر چھپوایا ہے۔ ان رسالوں کے پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان ممالک میں صرف تثلیث کے پجاری ہی نہیں بستے جن کا نمونہ ہم اس ملک میں مشنریوں کو دیکھتے ہیں۔ بلکہ کثرت سے سمجھدار لوگ ایسے پیدا ہو رہے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی توحید کے قائل ہیں۔ اور تثلیث کو نہایت نفرت سے دیکھتے ہیں۔ اس جگہ ہم مسٹر ٹیس ہارووڈ صاحب کی کتاب میں سے کچھ اقتباس کرتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوگا۔ کہ تثلیث کی قسمت کا اب آئندہ زمانہ میں رفتہ رفتہ خاتمہ نظر آتا ہے۔ اور وہ عبارت یہ ہے

عیسائی لوگ کہتے ہیں۔ کہ مذہب موحدین کوئی باقاعدہ مذہب یا دین نہیں۔ مگر باوجود ان کے اس خیال کے جزائر برطانیہ یورپ کے اور بہت سے حصوں اور شمالی امریکہ میں اس کے مسائل برابر ملنے جاتے ہیں اور ان کی پیروی کی جاتی ہے۔ اور یہ بھی قابل ذکر ہے کہ عہد ان چرچوں میں ہی کہ جو برائے نام تثلیث کے معتقد ہیں۔ بہت سے ایسے ممبر ہیں۔ جو اعتقاد کے لحاظ سے ہیں۔ اس لئے میں شخصی خصوصیت کی طرف توجہ دلانا نہیں چاہتا۔ بلکہ عیسائیوں کے ایک تسلیم کردہ فرقہ کی طرف توجہ مبذول کرتا ہوں۔ کہ جس کا لٹریچر اور اپنے مدارس دخیرات خانے وغیرہ ہیں۔ اور جس کے بہت سے پادری ہیں

ابتداءً مذہب موحدین کی بنیاد انجیل کی تعلیم پر تھی۔ پرانے عہدنامہ کی تعلیم کے بارہ میں تو کچھ سوال ہی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اس کے صاف الفاظ میں یہ تعلیم ہے۔ کہ خدا ایک ہے۔ اس میں تو اس کے سوائے کوئی اور مسئلہ نہیں تھا۔ اور جب ہم نئے عہدنامہ کی کتابوں تک پہنچتے ہیں۔ تو وہاں بھی تثلیث کے مسئلہ کی تائید میں کوئی شہادت نہیں ملتی۔ پرانے زمانہ سے کہ عیسائی اِدھر اُدھر سے چند فقرات پیش کرتے ہیں۔ کہ جن سے وہ ہیر پھیر کر کے اس مسئلہ کی تائید کرتے ہیں۔ مسلمان ناظرین کے لئے ان تمام فقرات کا غور سے امتحان کرنا کچھ زیادہ دلچسپ نہ ہوگا۔ اور یہی کہنا کافی ہے۔ کہ دوسری طرف بہت ہی زیادہ ایسے حوالے موجود ہیں۔ جن سے تثلیث کے مسئلہ کی اس قدر غیر مطابقت ثابت ہوتی ہے۔ کہ دوسری طرف کے حوالوں کی کچھ حقیقت نہیں رہتی۔ لفظ تثلیث خود نہ ہی ان معنوں کا کوئی اور لفظ پرانے یا نئے عہدنامہ میں کہیں پایا جاتا ہے۔ کہیں یہ بیان نہیں کیا گیا۔ کہ خدا ایک جوہر ہے لیکن اس میں اکنوم ثلاثہ یعنی تین ہستیاں یا شخصیتیں موجود ہیں۔ تثلیث کے پیرو جو انجیل کے حرف بحرف ماننے کا دعوے کرتے ہیں۔ اپنے مسائل کو ظاہر کرتے ہوئے ایسی زبان استعمال کرتے ہیں۔ جو انجیل سے بالکل غیر ہے

ایک اور بات ہے۔ جو نہایت ہی ضروری ہے۔ تثلیث کا ایک پکا معتقد بھی یہ کبھی تسلیم نہیں کرے گا کہ یہودی لوگ کبھی تثلیث کے قائل تھے۔ حضرت مسیح یہودی تھے۔ اور انہیں لوگوں میں رہے۔ انہیں میں انہوں نے وعظ کیا۔ اور انہیں میں سے ان کے چند مرید بنے۔ اگر ان کا تثلیث میں اعتقاد ہوتا۔ تو وہ ضرور اس کو مشتہر کرتے۔ اگر وہ خدا ہی تھے۔ اور تثلیث ان کا دوسرا درجہ ہوتا۔ تو انہیں ان کا علم ہونا چاہیئے تھا۔ اگر وہ جانتے ہوتے۔ تو یہ کبھی ممکن نہ تھا۔ کہ وہ اپنی معمولی زبان استعمال کرتے۔ اور جو لوگ ان کی تعلیم سنتے تھے۔ وہ ان پر گمراہی کا الزام نہ لگاتے۔ تعجب ہے۔ کہ ایک ایسا اُستاد جس نے خدا کے متعلق اس قدر تلقین کی ہو۔ ایک ایسے معاملے کے متعلق بالکل خاموش رہے۔ جو تثلیث کے معتقدوں کے خیالات کے مطابق لوگوں کے لئے جاننا نہایت ضروری ہو

تو پھر کیا۔ انہوں نے جان بوجھ کر لوگوں میں غلط خیالات پھیلائے؟۔ نہیں۔ یہ خیال ایک دم کے لئے بھی ہمارے دماغ میں نہیں آسکتا۔ حضرت مسیح نے صداقت خدا اور انسان کی محبت کی خاطر جان دی ہے۔ اس لئے تثلیث کے متعلق ان کا خاموش رہنا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ ان کا اس پر یقین نہیں تھا۔ تو پھر ان کی تعلیم کا لب لباب کیا تھا۔ اور وہ اپنے اہل ملک کے مروجہ مذہب کی کس بارے میں اصلاح کرنا چاہتے تھے؟۔ لوگوں نے انہیں کیوں قبول نہ کیا۔ اور کیوں آخرش انہیں صلیب پر چڑھا کر ان کا خاتمہ کیا (خاتمہ نہیں کیا۔ بلکہ وہ صلیب سے زندہ اُتر آئے) کیا انہوں نے یہودیوں کے بڑے ضروری مسئلے یعنی خدا کی واحدانیت پر کچھ اعتراض کیا تھا۔ اگر وہ ایسا کرتے۔ تو نہایت جوش سے ان کے دشمن ان پر آن پڑتے۔ وہ ہمیشہ ان کی طرف سے کسی ایسی کارروائی کا نہایت شوق سے انتظار کرتے تھے۔ جس سے لوگوں کو ان کے برخلاف برانگیختہ کردیں۔ اور یہ ہی ایسا الزام تھا۔ کہ اگر لگایا جاتا۔ تو بہت ہی موثر ثابت ہوتا۔ لیکن اس وقت کی تواریخ سے ہمیں اشارتاً بھی یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ مسیح نے خدا کی۔ تثلیث کے مسئلہ کو مروجہ وحدانیت کے مسئلہ کی جگہ قائم کیا ہو۔ یہ خیال میں نہیں آسکتا کہ مسیح یہ نیا مسئلہ پیش کرتا۔ اور اس کے دشمن چپ رہتے۔ اور مسیح ان کی حاسدانہ کارروائی سے بچ جاتا۔

مزید براں ہم انجیل میں کہیں تثلیث کے مسئلہ کو نہیں پاتے۔ مگر ایک اور جگہ یعنی مذہبی تواریخ میں اس یقین کا شروع اور اس کے بتدریج درجے ملتے ہیں۔ اس خیال کی ترقی کے مدارج تین فرقوں یعنی اپوسلز۔ ناسس اور اتھانیشس میں صاف طور پر دیکھے جاتے ہیں۔ جن میں سے اوّل کا مسیح کی موت سے تین سو برس بعد تک اپنی موجودہ شکل میں سراغ لگتا ہے۔ گو ان کے چند حصے اس سے بھی پہلے موجود تھے۔

لیکن اب موحدین کو اس قسم کی کچھ مجبوری نہیں ہے۔ کہ وہ انہیں صداقتوں تک جو انجیل میں موجود ہیں محدود رہیں۔ یہ ممکن ہے۔ کہ کوئی مسئلہ درست ہو اور انجیل میں موجود نہ ہو۔ لیکن وہ لوگ جو تثلیث کے قائل ہیں۔ یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ مسئلہ الہامی صداقت ہے اور یہ الہام انجیل کے ذریعہ پہنچا ہے۔ اور اُسی میں شامل ہے۔ گو جب یہ ظاہر کیا جائے۔ کہ اس مسئلے کا اصلی منبع انجیل نہیں بلکہ مذہبی کونسلیں ہیں۔ تو انہیں کافی جواب مل جاتا ہے۔ لیکن جو کچھ ہمیں ان مذہبی مسائل کی تاریخ اور ان کونسلوں کے متعلق جن کے زیر اثر یہ مسائل مشتہر کئے گئے ہیں۔ معلوم ہے اس سے تو کوئی بڑا اعتبار ظاہر نہیں ہوتا

اس سے ہم مفصلہ ذیل نتائج پر پہنچتے ہیں۔ اس بات پر سب لوگ متفق ہیں۔ کہ وحدانیت کا مسئلہ انسانی عقل کے بالکل مطابق ہے۔ اور انجیل میں زور اور وضاحت کے ساتھ اس کی تعلیم موجود ہے۔ اور اس پر بھی اتفاق رائے ہے۔ کہ تثلیث کا مسئلہ اگر انسانی عقل کے بالکل خلاف نہیں۔ تو کم از کم اس کے ادراک سے بعید ہے۔ اس لئے اگر اس مسئلے پر صرف خارجی سند پر ہی یقین کیا جائے۔ تو ہمیں یہ حق حاصل ہے۔ کہ ہم دیکھیں۔ کہ وہ خارجی سند نہایت اعلیٰ قسم کی ہو۔ اور یہ اصول بالکل صاف صاف الفاظ میں بیان کئے گئے ہوں۔ لیکن واقعات میں انجیل میں کوئی ایسا فقرہ نہیں۔ جہاں یہ صاف طور پر بیان کیا گیا ہو۔ کہ باپ بیٹا اور روح القدس ایک خدا میں متحد ہیں۔ یہ تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ اگر اس اصول کی تعلیم دی بھی گئی ہو۔ تو غالباً ایسا کیا گیا ہے۔ کہ ان فقیہوں نے جنہیں صداقت کے علاوہ اور بہت سی باتوں کا خیال رکھنا پڑتا تھا۔ بہت عرصہ کے بعد اس مسئلہ کی تشریح کی ہوگی۔ مگر کیا الہام کی صداقت ایسے اٹکل پچو اتفاق پر چھوڑی جاسکتی ہے۔ علاوہ ازیں پرانے اور نئے عہدناموں میں بہت سے ایسے فقرات موجود ہیں جن کو

اگر عام طور پر سمجھا جائے۔ تو مسئلہ تثلیث کے سخت مخالف معلوم ہوتے ہیں۔ اور صرف تین بڑے فرقوں میں ہی اس مسئلہ کی تدریجی ترقی کا پتہ ملتا ہے۔ لیکن مسلمان بیشک موحدین کے ساتھ اس مسئلہ تثلیث کے رد کرنے میں ضرور متفق ہوں گے۔ گو ان کی دلیل مختلف اور زیادہ سہل ہوگی

بزم احمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخویم۔ السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ کل مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۰۶ء بوقت عصر پانچ بجے حسب الہام ربانی احقر کے یہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے۔ اور اس کو خادم دین بنائے۔ دیگر احباب کی خدمت میں سلام علیکم۔ عرصہ دس ماہ میں یہ الہام پورا ہوا

المرسل خدا انتقار گنجاں اسکیٹر آبکاری میرٹھ

ملازم الحاضر اخویم مولوی عبدالرحیم سیکرٹری انجمن احمدیہ۔ بوقت انتقال برخوردار ظفر مرحوم متوفی ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ نیشنک بغلام احمد بچی ۲۴ جولائی ۱۹۰۶ء

۱۸ مئی ۱۹۰۵ء کو مکرمی مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کے ہاں تیسرا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے۔ اور خادم قوم اسلام وسلسلہ احمدیہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

اعلان

تمام خاص محبان بابو محمد افضل مرحوم کیساتھ کچھ معاملہ کرتے تھے

بابو محمد افضل مرحوم اخبار بدر میں میرے ساتھ حصہ دار نہ تھے۔ اخبار میرے سرمایہ سے چلتا تھا۔ اور پریس بھی میں نے صرف اخبار ہی کے لئے کر دیا ہوا تھا۔ ان کے کسی دوسرے کام جیسے بک ایجنسی یا کارخانہ التصدیق وغیرہ سے مجھے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور نہ ہے۔ یہ تمام ان کے اپنے ذاتی معاملات اور ان کی ذمہ داری پر تھے۔ جس میں نہ میرا شمولیت اور نہ میری لئے کو کسی طرح کا دخل تھا۔ ہمراہ اسباب کے اگر کسی صاحب کی کوئی کتاب دفتر میں آگئی ہے۔ تو مالکیت کا ثبوت بہم پہنچانے وہ ان کو دینے میں ہمیں کوئی عذر نہیں۔ اس کے متعلق منیجر اخبار بدر سے خط وکتابت کرکے فیصلہ کریں

خاکسار میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر

چائے غیر مفید۔ اخبار دہلی گزٹ کا میں ایک ڈاکٹر نے ایک مضمون دیا ہے۔ جس میں اس نے ثابت کیا ہے کہ چائے انسان کے واسطے کوئی ضروری اور مفید چیز نہیں ہے۔ اور چائے کے پینے کی عادت بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتی ہے۔ چائے سے اعصاب کو ضرر ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ ایک قسم کی بدہضمی اندر ہی اندر شروع ہو جاتی ہے۔ دنیا میں انسان نے مفید اور ضروری اشیاء کو چھوڑ اپنے واسطے بہت سی زہروں کا کھانا پسند کیا ہے کوئی شرابی ہے۔ کوئی تمباکو نوش۔ کوئی افیمی۔ مگر چائے بھی اسی قسم کی زہروں میں سے ایک زہر ہے۔ کاش دنیا اپنے خوراک اور لباس کو میں اس سادگی کو اختیار رکھے۔ جس کی بنیاد خدا کے مرسلین نے اپنے طرز رہائش کے نمونہ کے ساتھ ہمیشہ رکھی ہے۔ آج زمانے اور پھر بالخصوص عیسائی اقوام میں اس قدر تکلف ہو گیا ہے۔ کہ یردن کے کنارے پر مچھلیاں بھون کر کھانے والا یسوع مسیح اگر آج صاحب لوگوں کے کسی ٹی پارٹی یعنی چائے کی دعوت میں آجائے تو یقیناً ایک دیوانہ فیٹو سمجھا جا کر فوراً پھاٹک سے باہر نکالا جائے۔

ناظرین اخبار بدر اپنی رائے سے مطلع فرماویں

ہر اخبار کے پہلے صفحہ پر برادر محمد افضل مرحوم ایک نظم اسلام نیم از فضل خدا۔ اور دس شرائط بیعت لکھا کرتے تھے۔ میں نے اس خیال پر کہ اخباری رنگ میں کوئی ملذہ بات نہیں ہے۔ اور اس سے ممکن ہے۔ کہ بعض لوگ ظن کریں کہ اخبار کو پر کرنے کے لئے ہر اخبار میں لکھ دیا جاتا ہے اس کو درج کرنا بند کر دیا۔ بعد اس کے عوض پہلے صفحہ پر خدا کی تازہ وحی کا اندراج شروع کیا ہے۔ لیکن اب بعض دوستوں کے خطوط آنے شروع کیا ہے۔ کہ وہ سلسلہ عمدہ تھا۔ مخالفین کو ہم ہر وقت دکھا سکتے ہیں۔ کہ ہمارا مذہب کیسا پاک ہے۔ اور اس سلسلہ میں داخل ہونا کیسی عمدہ بات ہے۔ اس واسطے صاحبان رائے سے استفسار کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس امر کے واسطے کیا صلاح دیتے ہیں۔ بعد مشورہ جیسا قرار پائیگا۔ اس پر عمل کیا جائے گا۔

مسیح کون تھا

(منقول از کتاب پادری سیوج صاحب)

(مترجمہ لالہ رگھوناتھ سہائے)

اب میں ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح اور ان کے خدا ہونے کے متعلق ہمارا کیا اعتقاد ہے۔ میں آپ سے صاف عرض کرتا ہوں۔ کہ اگرچہ اس وقت میں اپنی ذاتی رائے ظاہر کر رہا ہوں۔ لیکن میرا خیال ہے۔ کہ تمام یونیٹیرین (موحدین) یہ مانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح انسان تھا۔ وہ ہماری ہی طرح انسان پیدا ہوا۔ اور ہماری ہی طرح مرا۔ یہ میں ہی نہیں کہتا۔ کہ وہ محض انسان ہی تھا۔ کیونکہ میں محض انسانیت کی فضیلت بزرگی اور گہرائی کا اندازہ لگانے کے قابل نہیں ہوں۔ نہ میں یہ کہتا ہوں۔ کہ مسیح ہمارے جیسا انسان نہ تھا۔ کیونکہ شکسپیر سقراط۔ ڈنٹی۔ وغیرہ ہمارے جیسے اشخاص نہ تھے۔ مسیح میں اور ہم میں کم از کم اتنا فرق تو ضرور ہے۔ کہ اس کا فہم اور ادراک نہایت اعلے تھا۔ اس کو بہت سے قدرتی عطئے حاصل تھے۔ اور وہ دنیا اور اپنے زمانے پر بہت زبردست اثر ڈال سکتا تھا۔ اس عقیدے سے کہ مسیح انسان تھا۔ کسی طرح پر مسیح کی بے عزتی نہیں۔ بلکہ اس سے نسل انسان کی فضیلت بہت بڑھ جاتی ہے۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم جب تک مسیح کو انسانوں سے بڑھ کر درجہ نہ دیں۔ اس کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ وہ دراصل انسان کو بہت حقیر سمجھتے ہیں۔ ہم یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اس میں وہ اوصاف تھیں جن کا ہونا ہم سب میں ممکن ہے۔ جب میں انجیل کے شروع میں مسیح کی پیدائش بچپن اور زندگی کا حال پڑھتا ہوں۔ تو میں اس بیان کو نیتی بینائی کی ہمدردی اور انسانیت کے سوائے کسی کے ساتھ تشبیہ نہیں دے سکتا۔ اگر اس کے بھائی یہ جانتے ہوتے کہ وہ خدا ہے اور اس کی پیدائش بھی قانون قدرت کے برخلاف یعنی غیر معمولی طور پر ہوئی ہے۔ تو یہ کب ممکن تھا۔ کہ وہ اس پر ایمان نہ لاتے۔ اگر اس کی ماں کو یہ معلوم ہوتا۔ کہ میری گود میں اس تمام کون ومکان کا مالک خداوند تعالیٰ ہے۔ تو یہ کب ہو سکتا تھا۔ کہ وہ اسے ہمیشہ از وقت بڑھتا ہوا اور غیر معمولی ترقی کرتا ہوا دیکھ کر متعجب نہ ہوتی۔ اور کیا وہ اسے بارہ برس کی عمر میں اپنے دوستوں کے ساتھ عبادت خانہ میں رات بھر اکیلا چھوڑتے وقت نہ ڈرتی۔ میں یہ حالات پڑھ کر یہ یقین کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ خود اس کی ماں مریم کو موجودہ زمانے کی اور ماؤں کی طرح سوائے اس کے اور کچھ معلوم نہ تھا۔ کہ میرا بیٹا ایک پیارا اور عجیب بچہ ہے

جس طرح اب لاتے ہین

(۱۴) ان پر ظلم نہین کیا جاویگا

(۱۵) ان سے زمانہ جاہلیت کے خون کا بدلہ نہین لیا جائیگا

(۱۶) جزیہ جوان سے لیا جائے گا۔ اس کے لئے محصل کے پاس خود سے جانا نہیں پڑیگا

(۱۷) ان سے عشر نہیں لیا جائے گا

(۱۸) ان کے ملک مین فوج نہ بھیجی جاویگی

یہ کتاب ۲۱۳ صفحوں پر چھپی ہے۔ اور قیمت ۸ عہ رکھی گئی ہے۔ اور مصنف سے یا قادیان مین شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم سے ملسکتی ہے۔ قیمت اگرچہ مصنف کی محنت اور اخراجات کے لحاظ سے بہت نہ ہو۔ تاہم اگر کم رکھی جاتی ہے۔ تو غالباً زیادہ تعداد اس سے فایدہ اٹھا سکتی۔ میرے نزدیک مناسب ہوگا۔ کہ قیمت ایک روپے سے زائد ہرگز نہ ہو۔ بلکہ ممکن ہے۔ تو اس سے بھی کم رکھی جاوے۔ تاہم مین سفارش کرتا ہون۔ کہ جمیع احمدی برادران اسی کی خریداری مین مدد فرماوین۔

قدسیہ جنتری ۱۳۲۳ سنہ ھ

منشی محمد صدیق صاحب ساکن پیر لین پوسٹ عمر کہاڑی شہر بمبئی نے سال ہجری کے مطابق ایک جنتری شایع کی ہے۔ جو عمدہ کاغذ پر اور خوشخط چالیس ۴۰ صفحے پر چھپی ہے جمنتری علاوہ اسلام۔ عیسائی اور ہندی تاریخ کے اسلامی واقعات طلوع وغروب آفتاب روزانہ مطابق اوقات مدراس وبمبئی اور دیگر چند مفید باتین مثلاً اسلامی واقعات رمضان المبارک کی سحری اور افطار کا وقت وغیرہ درج ہین۔ باوجود ان صفات کے یہ جنتری مفت تقسیم کی گئی ہے۔

اقتباس واختصار از

خطبہ جمعہ

جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ۲۶ فروری ۱۹۰۵ء کو باغ مین پڑھا

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ خَالِدُونَ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ۔ إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا لِّقَوْمٍ عَابِدِينَ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔

ترجمہ۔ جن لوگون کے لئے ہماری طرف سے وعدہ نیک ہوچکا ہے۔ ہم ان کے لئے مقدر کر چکے ہین کہ وہ اس دوزخ سے دور رہین گے۔ بلکہ اس کی آواز بھی نہ سنین گے اور وہ اپنے دل کی آرزون کے مطابق ہمیشہ لذات کو حاصل کرتے رہین گے۔ وہ بڑی گھبراہٹ جو آخری دنون مین ہوگی۔ انہین غمگین نہ کریگی۔ فرشتے انہین لین گے۔ اور کہین گے کہ یہی وہ دن ہے۔ جس کا تمہین وعدہ دیا گیا تھا۔ جس دن لپیٹا جائے گا۔ آسمان جیسا کہ لپیٹا جاتا ہے۔ طومار لکھے ہوئے کاغذون کا۔ جیسا پہلی دفعہ ہم نے پیدا کیا تھا۔ ویسا ہی ہم دوبارہ کرنے والے ہیں۔ یہ ہمارا وعدہ ہے۔ جس کا پورا کرنا ہمارے ذمہ ہے۔ اور ہم ضرور پورا کرنے والے ہین۔ تحقیق زبور مین نصائح کے بعد ہم نے یہ بات لکھ دی۔ کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہی ہون گے۔ اس مین ایک ایسی بات ہے۔ جو فرمان بردار بندون کو مطلب تک پہنچا دیتی ہے۔ اور تجھے ہم نے عالمون کے واسطے رحمت کر کے بھیجا ہے

یہ اللہ تعالےٰ کی عادت ہے اور سنت قدیمہ ہے کہ ہر ایک مامور کے وقت ایک قیامت برپا ہوتی ہے۔ ہر ایک مامور کے حالات زمانہ کے مطابق مختلف قسم کی قیامت بڑی یا چھوٹی ہوتی ہے۔ مگر ہوتی ضرور ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک بھاری قیامت ہوتی تھی۔ دوزخ سخت تپا یا گیا تھا۔ جس کی آگ نے منکرین کو کھا لیا تھا۔ اسی طرح حضرت نوح کے وقت اور حضرت موسیٰ کے وقت قیامت واقع ہوئی تھی۔ ویسا ہی آخری زمانہ مین ایک بے نظیر قیامت کے واقع ہونے کا وعدہ تمام کتب سماوی مین اور بالخصوص قرآن شریف مین دیا گیا ہے۔ یہ قیامت سب سے بڑھکر اور بے نظیر ہے۔ کیونکہ پہلی قیامتین مختص المقام تھین اور ان کا اثر جلد ختم ہوجاتا تھا۔ لیکن آخری زمانہ کا مہدی اور مسیح خاتم ولائت اور خاتم سلسلہ محمدیت ہے اور اس کی نبوت تمام دنیا مین پہیلی ہے۔ وہ خاتم النبین صلے اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کو حد کمال تک پہنچانے والا ہے۔ وہ لیظہرہ علی الدین کلہ کے منشاء کو پورا کرنے والا ہے۔ اس واسطے اس کے زمانہ کی قیامت بھی نہایت وسیع ہے۔ خدا کی باتین عجیب ہین اور سعادتمند فراست کے نور کے ساتھ دیکھ لیتا ہے۔ خدا نے پہلے سے ہی ایسی راہین مہیا کر دی ہین۔ کہ مسیح موعود تمام دنیا کو اسلام کی تبلیغ پہنچا سکے۔ خدا نے محض اپنی قدرت کاملہ سے ایسے سامان بہم پہنچائے ہین۔ جو ضروری تھے۔ اگر ڈاک تار۔ ریل۔ اور چھاپہ خانہ نہ ہوتا۔ تو آج سے دو ہزار برس پہلے کا زمانہ اس وقت ہوتا۔ لیکن خدا نے ایسے سامان کئے کہ کل دنیا کو ایک مجمع کر دیا ہے۔ بالخصوص ہندوستان میں تو مذاہب اس طرح جمع ہوگئے ہین۔ جس طرح پہلوانون کا دنگل ہوتا ہے۔ حکومت نے مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ کوئی خدا پر اعتراض کرتا ہے۔ اور کوئی نبی پر اعتراض کرتا ہے۔ ساٹھ کروڑ سے زیادہ کتب اسلام کی تردید مین لکھی گئی ہے خدا نے اشاعت کو کمال تک پہنچانے کے واسطے مطبع جاری کرا دیا۔ تھوڑے عرصہ مین ایک کتاب چھپ کر ہزار در ہزار کی تعداد تمام اطراف واکناف مین شایع ہوجاتی ہے۔ خدا تعالےٰ نے اس سلسلہ کی خدمت کو سہل کر دیا ہے۔ تاکہ پہلے کی مانند وہ خاص قوم تک محدود نہ رہے۔ آج ایک پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کرتے ہین۔ تو چوبیس ۲۴ گھنٹہ کے اندر پنجاب کے کونون تک ہزار ہا ہزار آدمی اس کے گواہ بن جاتے ہین۔ گذشتہ باتین تو قصون کے رنگ مین رہ گئی ہین۔ مگر ان نشانون کے لئے تاریکی کا وقت نہین آسکتا۔ جب پیشگوئی کی گئی۔ کہ لیکھرام خدا تعالیٰ کے انتقام کی آگ سے بھسم کیا جائے گا۔ تو خود آریون اور ان کے اخبارون نے لاکھون لاکھ کانون تک اس نبوت کو پہنچا دیا۔ عداوت اور ضد۔ بے ایمانی اور کفر کے راہ سے کوئی اس سلسلہ پاک کیطرف اس کے قتل کو منسوب کرے تو کرے۔ لیکن کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ پیشگوئی نہیں کی گئی تھی یا یہ کہ پیشگوئی پوری نہین ہوئی۔ اسی طرح آتھم کے متعلق پہلے سے پیشگوئی نہایت کثرت کے ساتھ شایع ہوئی۔ اور اسی طرح مقدمات کے متعلق کثرت کے ساتھ پیشگوئیان شائع ہوئین۔ یہ باتین نہایت مبارک ہین۔ پیارون کے لئے جو ان سے فائیدہ اٹھاتے ہین۔ لیکن جو لوگ ان سے فایدہ نہین اٹھاتے ان کے لئے بڑے خوف کا مقام ہین۔ خدا تعالےٰ اپنے عجائبات دکھاتا ہے۔ لیکن جب دنیا ان سے فائیدہ نہین اٹھاتی۔ تو وہ اپنی قدرت نمائی پر آتا ہے۔ اور اس کا قہر قیامت کی شکل مین نمودار ہوتا ہے۔ خدا نے ہر زمانہ مین قیامت کے ساتھ منکرین کو ہلاک کیا ہے۔ لیکن وہی قیامت مومنین کے واسطے ہمیشہ نجات کا موجب ہوتی ہے۔ آخری زمانہ مین یاجوج ماجوج کے ایک بڑے بھاری فتنہ کی خبر دیگئی ہے لیکن ایک گروہ ہے جس کو خدا نے ایسے فتنون سے محفوظ رکھا ہے یہی وہ گروہ ہے۔ جس کے متعلق ارشاد ہے۔ إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا الْحُسْنَىٰ الخ یہ گروہ خدا تعالیٰ کی نگاہ مین سعید اور راست گو ہے انکو یاجوج ماجوج کی آگ کی تپش نہ پہنچیگی۔ یہ لوگ اپنی من مانی مراد کو پائین گے۔ ہلاکتون کی قیامت سے نجات پائین گے۔ برسون کا ذکر ہے حضرت مسیح موعود فرماتے تھے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ کے نزدیک کسی کا ایمان خالص ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ ضرور اسکے واسطے کچھ مابہ الامتیاز اور خارق عادت علامات پیدا کر دیتا ہے۔ مگر خدا کی حکومت بڑی باتمیز ہی کچے اور عہد توڑنے والے کے ساتھ اس کا معاملہ وہ نہین ہوتا۔ جو ایک شجاع اور راست باز کے ساتھ ہوتا ہے۔ اب یہ ہی قیامت کا وقت ہے اور مومنون کیواسطے۔ خدا کے مسیح نے ایک کشتی مہیا کی ہے۔ مگر خوف کی بات یہ ہے۔ کہ ہم نہین جانتے کہ ہم ہی اس مین سعد ہونیوالوں مین سے مین یا نہین ہین۔ خدا کا مسیح بار بار فرمایا کرتا ہے کہ خدا کے وعدے جو میرے ساتھ ہین۔ وہ سب سچے ہین اور ہونے والے ہین مگر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بزم احمدیہ

اخبار بدر کی بہتری کی ایک تجویز

مخدومی اخویم شیخ نور احمد صاحب وکیل ایبٹ آباد نے اخبار بدر کی ترقی اور بہتری کے متعلق نہایت توجہ اور ہمدردی سے ایک خط مجھے لکھا ہے جسکو میں بتمام وکمال اخبار میں درج کرکے احباب سے اسکے متعلق رائے طلب کرتا ہوں۔ شیخ صاحب کی اکثر باتیں ایسی ہیں جنکا خود مجھے بھی فکر ہے گویا انکا میرے خیال کے ساتھ توارد ہوگیا ہے - لیکن اس قسم کی باتیں توسیع اشاعت پر منحصر ہیں - اگر احباب توجہ کرکے اس اخبار کی توسیع اشاعت میں سعی کریں اور یہ پرچہ کوئی تین ہزار تک پہنچ جاوے تو یہ امر کچھ مشکل نہیں ہے کہ ایسا اخبار ہوجاوے کہ قوم کو اسکے بعد کسی غیر قومی اخبار کی مطلقاً ضرورت نہ رہے - اور ہر طرح کی ضروری باتیں اور خبریں اس میں درج ہو جاویں - مگر سردست تو بسبب کمی اشاعت کے یہ حال ہے کہ ہر ماہ آمدنی سے کچھ زیادہ خرچ ہے - میں ایسا اوقات تعجب کرتا ہوں کہ برادرم میاں معراج الدین صاحب نے باوجود اپنے کچھ سرمایہ کو خیرباد کہنے کے جو برادرم مرحوم محمد افضل کے زمانہ میں انہوں نے اخبار کیلئے دیا تھا اب پھر یہ بار گراں اپنی گردن پر رکھ لیا ہے - اگر ایک دینی خدمت کا جوش انکی نیت میں نہ ہوتا تو وہ ہرگز اس میں ہاتھ نہ ڈالتے - اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے اور ان کے کاروبار میں برکت رہے اب میں اس خط کو ذیل میں درج کرتا ہوں - اور وہ یہ ہے

مکرمی مفتی صاحب زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - بحیثیت خریدار ہونے بدر کے میری رائے یہ ہے کہ پہلے صفحہ بدر پر حضرت صاحب کا اشتہار بیعت معہ شرائط و استغفار کے جو مرحوم محمد افضل صاحب شائع کیا کرتے تھے بہت ضروری ہے - اس سے مخالفین کو اخبار پڑھکر معلوم ہو سکتا ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کن شرائط پر مریدوں سے بیعت لیتے ہیں اور جسقدر اسکی اشاعت ہو اور کی جاوے سلسلہ کی اشاعت کے لیے بہت مفید ہے - اشتہار میں عقیدہ اسلامی مفصل آجاتا ہے - اور ان لوگوں کو جنکی نظر اس صفحہ پر پڑیگی پتا لگ جاوے گا - کہ احمدی جماعت اصلی معنوں میں مسلمان کہلانیکی مستحق ہے - چونکہ بہت سے احباب نے اسکی ضرورت کو تسلیم بھی کیا ہے جیسا کہ آپکے نوٹ مندرجہ اخبار سے ظاہر ہوتا ہے اسلیے آپ اسکو ضرور درج فرماویں - لیکن میں ایک دو اور ضرورتیں آپ کے اخبار میں چاہتا ہوں پوری کرائی جاویں -

(۱) اس اشتہار کے بدلے آپ اخبار کا ایک صفحہ اور زیادہ کردیویں اور اسمیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق مضامین شائع فرماویں - تاکہ جن لوگوں کو شرائط بیعت پڑھنے کی بار بار ضرورت نہ ہو وہ کافی مضامین ہفتہ میں پڑھ سکیں -

(۲) ولایتی ڈاک کا کالم اور اخبارات وخطوط وغیرہ بہت کم ہوتے ہیں اسکی طرف آپکی توجہ زیادہ ہونی چاہیے اور جو خطوط وقتاً فوقتاً یورپ و امریکہ میں مختلف اشخاص کو لکھتے رہتے ہیں انکا ترجمہ معہ جواب درج ہونا چاہیے - اس سے آپکی مساعی جمیلہ کا پتا لگنے کے علاوہ جو جوابات یورپ و امریکہ سے آتے ہیں ان سے پتا لگ سکتا ہے کہ یورپ و امریکہ کے لوگ اسلام کے دائرہ میں آنے کے لیے کہانتک طیار ہیں یا کہانتک انکو مذہب سے دلچسپی ہے -

(۳) علاوہ اس کے ریویو آف ریلیجنز کو پڑھنے کے بعد جو خیالات مختلف اخباروں میں اس سلسلہ کے متعلق ظاہر ہوے ہیں انکا درج کرنا بھی بہت ضروری ہے - میری یادداشت اگر غلطی نہیں کرتی تو میں نے ایک بڑا فائل مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر کے پاس اس قسم کی دیکھی تھی جسمیں مختلف خطوط انگریزوں کے اور اخباروں کے جمع تھے - لیکن پبلک پر انکا حال اچھی طرح سے ظاہر نہیں ہوا - عام طور پر لوگ سوال کرتے ہیں کہ اس سلسلہ نے یورپ و امریکہ میں اسلام کی اشاعت کے لیے کیا کام کیا ہے اس سے پبلک کا اطمینان اور رجحان اس سلسلہ کیطرف بہت بڑھ جاوے گا میں امید کرتا ہوں کہ مولوی محمد علی صاحب کو ان خطوط کے شائع کرنے میں کوئی اعتراض نہ ہوگا یہ کام بہت مفید ہوسکتا ہے - اور الحکم اخبار میں بھی اس امر کو نظر انداز کیا ہوا ہے - میں امید کرتا ہوں کہ آیندہ آپ اپنے خطوط وجوابات سے اس سلسلہ کو شروع کرکے ہمیں ممنون احسان فرماوینگے

(۴) آپ کا اخبار ایسا ہونا چاہیئے کہ احمدی جماعت کے لوگوں کو دوسرے اردو اخباروں کے خریدنیکی ضرورت باقی نہ رہے اور یہ تبھی ہوسکتا ہے کہ آپ اپنے اخبار میں خبروں کے کالموں کو وسعت دیوینگے جو ملکی اور پولیٹیکل اور تمدنی معاملات پر مبنی ہوں - اسکے لیے آپ سول ملٹری اور پایونیر وغیرہ انگریزی اخباروں سے مدد لے سکتے ہیں - گویا یہ حصہ اخبار بدر کا پیسہ اخبار - اوطن وکیل - چودھویں صدی کی ضرورت کو معدوم کردے گا اور بہت سے احمدی جوان اخباروں کی خریداری میں بڑی خوشی سے زائد قیمت دینے پر طیار ہوجاوینگے - موجودہ صورت میں سوائے احمدیہ سلسلہ کے اور کوئی خبر درج نہیں ہوتی - ممکن ہے کہ حجم اخبار کا بڑھ جاوے لیکن آپ کا اخبار تمام جزئیات پر حاوی ہونیکی وجہ سے بہت ہی ہر دلعزیز ہوجاوے گا - میں امید کرتا ہوں کہ میرے نیاز نامہ پر غور فرماوینگے اور اپنے پروپرائٹر صاحب کو بھی مشورہ میں شریک فرماکر ان امور پر مطلب رائے لیوینگے - میں بشرط زندگی ستمبر میں حاضر خدمت ہوکر زبانی بھی عرض کرونگا میرے لائق اگر کاروبار متعلقہ ہوں تو مطلع فرماویں اور دعا فرماتے رہا کریں بخدمت جمیع بزرگان ملت السلام علیکم عرض کردیویں -

نور احمد از ایبٹ آباد

محمد افضل مرحوم کو روپیہ بھیجنے والے

صاحبان غور کریں اور اس التماس کو توجہ سے سنیں - برادرم مرحوم مارچ کے اخیر میں چند روز بیمار رہ کر فوت ہوگئے اسکے ایام بیماری میں اور ان کی وفات کے بعد جس قدر منی آرڈر لوگوں نے ارسال کیے وہ سب ابتک ڈاک خانہ میں محفوظ ہیں اور ہمکو نہیں ملے - لیکن روپیہ بھیجنے والے سمجھتے ہیں کہ روپیہ ہمکو ملگیا ہے اور اسواسطے وہ رسید کے واسطے تقاضا کرتے ہیں لہذا ایسے احباب کی خدمت میں جنہوں نے ۱۵ مارچ کے بعد کوئی منی آرڈر روانہ کیا تھا عرض ہے کہ وہ پوسٹ ماسٹر قادیان کو لکھ بھیجیں کہ وہ روپے میاں معراج الدین عمر صاحب پروپرائٹر اخبار بدر کو دیدیا جاوے - کیونکہ وہ روپیہ برادرم محمد افضل کا ذاتی نہ تھا بلکہ اخبار کی قیمت کے متعلق تھا -

مینیجر بدر

خریداران اخبار

بروقت خط وکتابت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں بغیر اسکے خط وکتابت کی تعمیل میں بہت دقت اور دیر واقع ہوجاتی ہے - اخبار پر ایک رجسٹرڈ ایل نمبر ہوتا ہے وہ ڈاک خانہ کا نمبر ہے خریداران کا نمبر نہیں ہر خریدار کا جدا نمبر ہوتا ہے خریداران کو چاہیئے کہ اپنا نمبر دیا کریں اور نمبر تبدیلی مکان کے وقت اپنا پتا پورا اور صحیح لکھا کریں اور ڈاک خانہ کا نام لکھا کریں